

# ایکشن کمیٹی برائے انسداد الیکٹر انک کرام قانون 2015

پریس ریلیز

15 اپریل 2015

انسداد الیکٹر انک کرام قانون 2015 کا مسودہ حکومت نے کابینہ کی منظوری کے بعد قومی اسمبلی میں پیش کر دیا ہے۔ یہ مسودہ قومی اسمبلی کی قائمہ کمیٹی برائے آئی ٹی کے پاس ہے اور آنے والے چند دنوں میں اسے اسمبلی میں پیش کر دیا جائے گا۔ قائمہ کمیٹی کی اس مسودے پر کارروائی کو انتہائی خفیہ رکھا جا رہا ہے اور ڈرافٹ مسودے کو چھپایا جا رہا ہے ایکشن کمیٹی نے اپنے ذرائع سے ایک مسودہ حاصل کیا ہے جسکے مطابق پچھلے ڈرافٹ میں تبدیلیاں کر کے اس کو ایک کالے قانون کی شکل دینے کے کوشش کی جا رہی ہے۔ یہ بل امنڑنیٹ صاریخین، آئی ٹی کی صنعت، الیکٹر انک میڈیا، تحقیقی اداروں، وکلاء اور پاکستان کے پڑھے لکھے لوگوں خصوصاً نوجوان طبقہ کے لیئے ایک بھی انک قانون تصور ہو گا۔ قانون کی چند شکنیں اور ان کے منفی اثرات درج ذیل ہیں:

- ☆ شق 17/18 کے تحت سیاسی یا مزاہیہ تقدیم ایک جرم تصور ہوگی۔
- ☆ شق 19 کے تحت کوئی بھی شخص جو الیکٹر انک سسٹم کی سیکورٹی کو ٹوپیٹ کر رہا ہو، چاہے علمی یا تحقیقی مقاصد کے لیئے، جرم تصور ہو گا۔
- ☆ شق 20 کے تحت فیس بک، ٹوٹر، بلاگ وغیرہ پر نخش اور غیر اخلاقی پیغاموں کو جرم تو قرار دے دیا گیا ہے لیکن قانون یہ بتانے سے قاصر ہے کہ نخش اور غیر اخلاقی پیغاموں کی تعریف کیا ہوگی۔ اس طرح قانون کے بے جاگلط استعمال ہونے کا اندازہ ہے
- ☆ شق 20 ہی کے تحت کسی بھی شخص کی اجازت کے بغیر فیس بک یا انسٹا گرام پر اسکی تصویر لگانا جرم قرار دے دیا گیا ہے
- ☆ شق 21 کے تحت کسی بھی شخص کو اسکی اجازت کے بغیر ای میل بھیجا بھی ایک جرم تصور ہو گا۔
- ☆ شق 21 ہی کے تحت کچھ اشتہارات بھی جو وصول کرنے والے کی اجازت کے بغیر بھیجے گے ہوں، جرم تصور کیئے جائیں گے۔
- ☆ حکومت کو ویب سائٹس بند کرنے کا اختیار دے دیا گیا ہے لیکن انکی صحیح Definition نہیں کی گئی ہے۔ جس سے سیاسی آزادی رائے کو بھی سلب کیا جا سکتا ہے۔
- ☆ کوئی بھی سائبر کیفی یا ریسٹورنٹ اور پبلک مقامات جو امنڑنیٹ WiFi کی سہولت مہیا کرتے ہیں انکو 90 دن کا ڈیٹار کھنے کا پابند کیا گیا ہے اور نہ رکھنے پر سزا بھویز کی گئی ہے۔

قانون کے بنیادی اصول جن میں کسی بھی جرم میں بری نیت کو بڑی اہمیت حاصل ہوتی ہے، اس مسودے سے خارج کر دیا گیا ہے، جس کی وجہ سے اس قانون کو شو قیہ یا مذاق کے طور پر ویب سائٹس ہیک کرنے والوں اور مذاہیہ خاکے یا لطفیہ شیئر کرنے والوں کو بھی جیل میں ڈالا جا سکے گا۔ اس طرح یہ ملک کی نوجوان نسل کے لیئے ایک ظالمانہ قانون تصور ہو گا۔

پاکستان سافٹ ویز ہاؤسز ایسوی ایشن (PASHA) انٹرنیٹ سرویز پروں یڈرز ایسوی ایشن آف پاکستان (ISPAK)، بولوگی، سول سوسائٹی، طلباء اور پروفیشنلز یہ مطالبه کرتے ہیں کہ قومی اسمبلی قائمہ کمیٹی اس ڈرافٹ بل کو عوام کے لیے پیش کرے، اور اس پر ماہرین، سول سوسائٹی کے نمائندوں کو قائمہ کمیٹی میں بطور ممبر شامل کر کے اس پر ایک کھلا مباحثہ کیا جائے تاکہ یہ قانون الیکٹرانک کرام کی صحیح طریقے سے تنخ کرنے کے ساتھ ساتھ بے گناہ عوام کے خلاف استعمال نہ ہو سکے، قانون نافذ کرنے والے اداروں کو لامناہی اختیارات دینے سے روکا جاسکے اور آزادی اظہار رائے اور ملک کی معاشرتی اقدار کے درمیان ایک توازن برقرار رکھا جاسکے۔